409

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — غلام احمد قادیانی

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

شرح چندہ پیشگی	ایڈیٹر غلام نبی
سالانہ للعہ	تار کا پتہ
ششماہی عہر	الفضل قادیان
سہ ماہی ۳ ہے ۱۲	

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ ۔ مورخہ ۸ رجب ۱۳۵۶ھ ۔ یوم چہارشنبہ ۔ مطابق ۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء ۔ نمبر ۲۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو نزلہ اور کھانسی کی تکلیف بدستور ہے ۔ کل سے ضعف بہت زیادہ ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے علیل ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں :۔

نظارت بیت المال کی طرف سے جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے مخلصین جماعت سے تیس ہزار روپیہ کی جو اپیل کی گئی ہے ۔ اس کو کامیاب بنانے کے لئے محلہ وار سکرٹریان مال سرگرمی سے کام کر رہے ہیں ۔ اور دوست اخلاص سے اس میں حصہ لے رہے ہیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دائمی خوشحالی اُس کامل ایمان میں ہے ۔ جو دل میں عاشقانہ بیقراری پیدا کرے

”درحقیقت نجات اُس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگا دی گئی ہے ۔ جو محض خدا تعالےٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں شرط یہ ہے ۔ کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے ۔ لیکن بسا اوقات انسان اپنی غلط کاریوں سے ایسی چیزوں میں اپنی خوشحالی کو طلب کرتا ہے کہ جن سے آخرکار تکلیف اور ناخوشی اور بھی بڑھتی ہے ۔ چنانچہ اکثر لوگ دُنیا کی نفسانی عیاشیوں میں اس خوشحالی کو طلب کرتے ہیں ۔ اور دن رات میخواری اور شہوات نفسانیہ کا شغل رکھ کر انجام کار طرح طرح کی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ اور آخرکار سکتہ ۔ فالج ۔ رعشہ اور کزاز اور یا آنتڑیوں یا جگر کے پھوڑوں میں مبتلا ہو کر اور یا آتشک اور سوزاک کی قابلِ شرم مرض سے اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں ۔ اور باعث اس کے کہ انکی قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بے نصیب رہتے ہیں ۔ اور انجام کار ان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے ۔ کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی خوشحالی کا ذریعہ سمجھا تھا ۔ دراصل وُہی چیزیں ان کی ہلاکت کا موجب تھیں ۔ اور بعض لوگ دُنیوی عزت اور ناموری کے بڑھانے اور مراتب و مناصب کے طلب کرنے میں اپنی خوشحالی دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کے اصل مطلب سے ناآشنا رہتے ہیں ۔ لیکن آخرکار وہ بھی حسرت سے مرتے ہیں ۔ اور بعض اسی خواہش سے دُنیا کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں ۔ کہ شائد اسی میں خوشحالی پیدا ہو مگر انجام یہ ہوتا ہے ۔ کہ اس اپنے تمام اندوختہ کو چھوڑ کر بڑے درد اور دکھ کے ساتھ ۔ اور بڑی تلخیوں کے ساتھ موت کا پیالہ پیتے ہیں ۔ سو طالب حق کے لئے جو قابلِ غور سوال ہے وُہ یہی سوال ہے ۔ کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو ۔ جو دائمی مسرت ...

اَلْخِلَافَةُ الْحَالِيَّةُ نِعْمَةٌ مِّنَ النِّعَمِ الْاِلٰهِيَّة

موجودہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے

یَا مَنْ سَلَكْتَ طَرِيْقَةَ السُّفَهَاءِ
اے وہ شخص جس نے سفہا کا راستہ اختیار کیا ہے
اُتْرُكْ سَبِيْلَ تَكَبُّرٍ وَّ اِبَاءٍ
تو تکبر اور انکار کو چھوڑ دے
اِنَّ الْخِلَافَةَ رَحْمَةٌ وَّ اُولُو النُّهٰى
بے شک یہ خلافت ایک رحمت ہے اور جاہلوں کے سوا تمام
يَدْرُوْنَ عَظْمَتَهَا سِوَى الْجُهَلَاءِ
اہل دانش اس کی عظمت کو جانتے ہیں
يَا مَنْ يَّسُبُّ بَشِيْرَنَا بِوَقَاحَةٍ
اے وہ جو کہ ہمارے بشیر کو بے حیائی سے گالیاں دیتا ہے
اِنَّ السِّبَابَ لَشِيْمَةُ الْخُبَثَاءِ
یاد رکھ کہ گالیاں دینا خبیث لوگوں کی خصلت ہے
مَحْمُوْدٌ مَحْمُوْدٌ بِكُلِّ خِصَالِهٖ
محمود اپنی تمام خصائل میں تعریف کیا گیا ہے۔
بَرٌّ كَرِيْمٌ سَيِّدُ الشُّرَفَاءِ
وہ نیک اور معزز اور شرفا کا سردار ہے۔
وَ اَبٌ شَفُوْقٌ بِالْجَمَاعَةِ كُلِّهَا
اور تمام جماعت کا شفیق باپ ہے
مَا مِثْلُهٗ يَهْتَمُّ بِالْاَبْنَاءِ
اس کی مانند تو کوئی باپ بھی اپنے بیٹوں کا خیال نہیں رکھتا
اَللّٰهُ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْهِ بِقَوْلِهٖ
اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول سے اس کی ثنا کی ہے
نُوْرٌ وَّ مَظْهَرُ حَقِّهٖ وَ عَلَاءٍ
کہ وہ نور ہوگا اور مظہر الحق والعلاء ہوگا
سَمَّاهُ مَحْمُوْدًا بَشِيْرًا ثَانِيًا
اس کا نام خدا نے محمود اور بشیر ثانی اور
فَضْلًا وَّ مَمْسُوْحًا بِعِطْرِ رِضَاءٍ
فضل رکھا ہے اور فرمایا کہ وہ میری رضامندی کے عطر سے ممسوح ہے
فَاقْبَلْ نَصِيْحَةَ مَنْ يُّرِيْدُ لَكَ الْهُدٰى
پس تو اس شخص کی نصیحت کو مان لے جو تیرے لئے ہدایت کا خواہاں ہے
اُتْرُكْ سَبِيْلَ شَتِيْمَةٍ وَّ عُوَاءٍ
اور گالی گلوچ کا طریق چھوڑ دے
هَلَّا قَرَأْتَ قَصِيْدَةَ اسْتِغْنَاءٍ
کیا تو نے استغنا کا قصیدہ نہیں پڑھا
فِيْهَا نَصِيْحَةُ خَاتَمِ الْخُلَفَاءِ
جس میں حضرت خاتم الخلفاء علیہ السلام کی یہ نصیحت درج ہے
"اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ
کہ تمام عالم میں بدتر چیز زہر ہے۔
وَ مِنَ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ"
اور نیکوں سے دشمنی رکھنا بھی ایک مہلک زہر ہے

خاکسار جلال الدین شمس لندن

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

	دستی بیعت	۱۱۱۷	السید حسین احمد صاحب الرفاعی ارجنٹائن
۱۱۰۹	محمد حسین صاحب ضلع سیالکوٹ	۱۱۱۸	السیدہ فیلیا ناپاس دی "
	تحریری بیعت	۱۱۱۹	السیدہ حسنیٰ "
۱۱۱۰	سید ولی محمد شاہ صاحب ملتان	۱۱۲۰	" فاطمہ "
۱۱۱۱	بیگم مختی صاحبہ کشمیر	۱۱۲۱	" مریم "
۱۱۱۲	Rasjad Sahib Sumatra.	۱۱۲۲	السید یوسف "
		۱۱۲۳	" احمد عبد الکریم "
۱۱۱۳	L. Koening "	۱۱۲۴	السیدہ سلمیٰ "
۱۱۱۴	L. Saradjo "	۱۱۲۵	" صفیہ "
۱۱۱۵	السید سلیم احمد صاحب سلیم فلسطین	۱۱۲۶	" کریمہ "
۱۱۱۶	پروفیسر احمد امین صاحب ترکی پولینڈ	۱۱۲۷	" سارہ "

بقیہ صفحہ ۳

اس نہایت ہی افسوسناک پست اخلاقی کے متعلق جس کا ارتکاب غیر مبایعین کے امیر تک عامی تک کر رہے ہیں۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا اخلاق اور انسانیت کا یہ تقاضا نہیں کہ ایک جماعت کو متہم کرنے اور ایسا گندہ الزام لگانے سے قبل یہ ثابت کیا جائے کہ وہ خط جس پر اتنا شور مچایا جا رہا ہے جماعت کے فیصلہ کے بعد لکھا گیا ہے۔ اور لکھنے والا جماعت احمدیہ کا معتمد اور ذمہ انسان ہے۔ اگر اس بات کا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے پاس قطعاً کوئی ثبوت نہیں۔ اور نہ قیامت تک اس کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ تو کیوں اتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں۔ جس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے حال ہی میں یہ انکشاف فرمایا ہے۔ کہ "یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے جتنا آسمان کے نیچے بولا جا سکتا ہے" اور خلاف تقویٰ راہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں۔ اور کسی وقت تو یوم حساب یاد کریں۔ خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ جماعت پر سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر قیامت کے دن خدا تعالیٰ کو کیا مونہہ دکھائیں گے ؟

درخواست ہائے دعا

(۱) احباب میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور نیک اولاد عطا فرمائے خاکسار محمد ابراہیم مومن ضلع شیخوپورہ
(۲) عاجز عرصہ دو سال سے مرض اسہار میں

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

بٹالہ ۱۳ ستمبر۔ آج مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ پیش ہوا۔ اور آئندہ تاریخ ۱۸ ستمبر مقرر ہوئی۔ فریقین حاضر تھے ؟

شاہی ملتان

مبتلا ہے۔ اب ایک ہفتہ سے درد ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد احمد خو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۸ رجب ۱۳۵۶ھ

امیر غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب کا تقوےٰ کے خلاف اقدام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پر بے بنیاد الزام

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین ایک گم نام و نشان چٹھی کے موصول ہوتے ہی اور اس میں "پیغامی اکابر کو قتل کی دھمکی" دیکھتے ہی کچھ ایسے گھبرا گئے۔ کہ بغیر دیکھے بھالے چیخنا چلانا۔ اور بغیر سوچے سمجھے واویلا مچانا شروع کر دیا۔ سب سے پہلے تو انہوں نے ایک "غیر مسلم" اور پھر "پولیس افسر" کی یہ روایت پیش کر کے کہ اس نے کہا "قادیان میں مَیں نے مذہبی رنگ نہیں۔ بلکہ سیاسی رنگ دیکھا۔ کوریں بنی ہوئی ہیں۔ ڈرل ہو رہی ہے۔ بکریں پہنی ہوئی ہیں۔ لاٹھی اور ڈنڈے اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور حریف مقابل کو اپنی ظاہری قوت سے دبانے کی فکر میں ہیں"۔ "قادیانی جماعت" کے متعلق یہ فیصلہ صادر فرما دیا۔ کہ "احمدیت کی روح تو میں سمجھتا ہوں۔ نکل گئی۔ جب ہی تو قوت کا مظاہرہ ڈنڈوں اور کوروں سے ہونے لگا"۔ لیکن خود اور ان کے "آرگن" "پیغام صلح" نے اسی ایک معاملہ میں ہی "احمدیت کی روح" کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ تقوےٰ و طہارت کی جو مثال قائم کی ہے۔ اور دیانت و امانت کا جو نمونہ پیش فرمایا ہے۔ اسی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احمدیت کی رُوح تو بہت بڑی اور نہایت اہم چیز ہے۔ ان لوگوں میں تو انسانیت اور شرافت کا بھی کوئی ذرہ باقی نہیں رہا۔

ذرا غور تو فرمایئے۔ ایک ایسا انسان جو اپنے آپ کو احمدیت کی رُوح کا حامل قرار دیتا ہے۔ وہ اور اس کا نفسِ ناطقہ اخبار پیغام ایک کاغذ کا پرزہ ملتے ہی دیانت اور امانت۔ شرافت اور نجابت کو اس طرح کُند چھری کے ساتھ ذبح کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ بغیر کسی ثبوت اور بغیر کسی پتہ اور نشان کے پرزہ لکھنے والے کو "جناب خلیفہ صاحب کا مرید" قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر اس کے خط کو قتل کی دھمکی بنا کر بغیر کسی ثبوت کے لاکھوں کی جماعت کے امام اور خود ساری جماعت کو اس میں شریک بتانا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر اس طرح نہ تو ان میں سے احمدیت کی روح نکل سکتی ہے نہ ان کی شرافت پر کوئی حرف آتا ہے اور نہ ان کی دیانت مجروح ہوتی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے "جناب خلیفہ صاحب کے ایک مرید کی طرف سے "پیغامی" اکابر کو قتل کی دھمکی" کے عنوان سے ۲۶ اگست کے "پیغام صلح" میں جو مضمون شائع کرایا ہے۔ اس میں پہلے تو گڑے مُردے اکھیڑے ہیں اور پھر اس دھمکی کا ذکر کیا ہے۔ جو بقول ان کے کسی نے ان کو دی ہے لیکن جو بات بھی انہوں نے پیش کی ہے تقوےٰ اور خشیت اللہ کو نظر انداز کر کے پیش کی ہے۔ انہوں نے ایک دو حادثات کا ذکر کر کے جن میں ایک احمدی کے ذاتی حفاظت کرتے ہوئے یا ناقابل برداشت بد زبانی سے اشتعال میں آنے کی وجہ سے موت تک نوبت پہونچ گئی۔ بڑی دیدہ دلیری سے یہ تو کہہ دیا کہ "یہ قتل صبر کی تعلیم کا جو قادیان میں ۱۹۱۴ء سے دی جا رہی ہے۔ پہلا نمونہ نہیں تھا۔ بلکہ اس سے پیشتر ایک اور قتل بھی ہو چکا تھا۔ جس میں مقتول ایسا ہی شخص تھا۔ جو خلیفہ پر معترض تھا"۔ گویا مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک یہ حادثات نتیجہ ہیں اس تعلیم کا۔ جو ۱۹۱۴ء سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو دے رہے ہیں۔ لیکن اگر کوئی غیر مسلم یہ کہے۔ کہ مسلمانوں میں آئے دن کشت و خون کے جو حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ یہ صبر کی اس تعلیم کا نمونہ ہیں۔ جو ساڑھے تیرہ سو سال سے مسلمانوں کو دی جا رہی ہے۔ تو اس کا مولوی صاحب کے پاس کیا جواب ہے۔ یا اگر وہ یہ کہیں۔ اور کہیں کیا آئے دن ان جوشیلے مسلمانوں کے متعلق جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ہتک کرنے والے کو قتل کر دیتے ہیں۔ یہ کہتے رہتے ہیں۔ کہ یہ قتل صبر کی تعلیم کا جو اسلام نے دی ہے نمونہ ہیں۔ تو مولوی محمد علی صاحب ان کی ہمنوائی کیوں نہیں کرتے۔ اگر ان حادثات قتل کی ذمہ داری اسلام۔ یا دوسرے مسلمانوں پر نہیں ڈالی جا سکتی تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ کسی احمدی کے انفرادی فعل کو جماعت احمدیہ اور اس کے امام کی تعلیم کی طرف منسُوب کیا جائے۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جب کہ آپ کے قلم یا زبان سے نکلا ہُوا ایک حرف بھی اسکی تائید میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کے خلاف بیسیوں ارشادات موجود ہیں۔ اس سے بڑھ کر خلافِ تقوےٰ اور خلافِ انسانیت اور کیا بات ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اپنے متعلق قتل کی دھمکی کا ذکر کرتے ہُوئے ایک طوفانِ بے تمیزی برپا کر دیا ہے۔ اور رہی سہی کسر ان کے "آرگن" اور ان کی چند ایک انجمنوں کی سکھائی پڑھائی ہوئی قراردادوں نے نکال دی ہے مولوی صاحب نے موصول خط لکھنے والے کا جہاں ذکر کیا ہے۔ اسے جماعت احمدیہ کی طرف منسُوب کیا ہے۔ مثلاً لکھا ہے:-

(۱) "اسی جماعت (احمدیہ) کا ایک شخص مجھے ایک خط لکھتا ہے"۔ (۲) "تینوں آدمی جن کا انتخاب اس شخص نے یا اس کی جماعت نے کیا ہے۔ ساٹھ سال سے اوپر کے ہو چکے ہیں"۔ (۳) "میں اس لکھنے والے اور اس جماعت کو یہ بھی اطلاع دے دینا چاہتا ہوں"۔

مولوی محمد علی صاحب کے اس اقدام کو دیکھ کر "پیغام صلح" نے تو کھلم کھلا لکھنا شروع کر دیا۔ کہ (۱) "جناب خلیفہ قادیانی کے ایک فدائی نے حضرت امیر ایدہ اللہ کے نام سُرخ چٹھی بھیجی ہے"۔ (۲) "خط کے اندازِ تحریر سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ یہ صرف اس کا ذاتی فیصلہ و خیال نہیں ہے۔ بلکہ یہ شخص ایک گروہ اور جماعت کے عزم و خواہش کا اظہار کر رہا ہے"۔ (۳) "دھمکی دینے والے فدائی۔ اس کے پیر اور اس کی جماعت کو اس حقیقت کا احساس پوری طرح ہونا چاہیئے"۔ (۴) "یہ دھمکی کسی فردِ واحد کا ذاتی فیصلہ اور خیال نہیں۔ بلکہ اسکی پشت پر ایک جماعت کی خواہش و امداد معلوم ہوتی ہے" "ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سے دلوں کی تمنائیں ہیں۔ جن کا اظہار ایک شخص کی زبان قلم سے ہو رہا ہے"۔

"امیر قوم" اور ان کے "آرگن" کے بعد ان کی چند ٹوٹی پھوٹی انجمنوں کا بھی سُن لیجئے وُہ خط لکھنے والے کو کھلم کھلا "خلیفہ قادیان کا ایبٹ آبادی مرید" قرار دے رہی ہے۔

(باقی دیکھیے صـ ۶ کالم ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ محمود کی رفعت

حضرت مسیح موعود کی وہ دعائے مستجاب جسے خدا نے اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی

(۶)

دعا کی اہمیت

دعا وہ کارگر حربہ ہے جو خدا تعالے نے اپنے فضل سے امتِ مسلمہ کے ہاتھ میں دیا۔ اس سے انسان کو وہ تمام مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں جو خدا تعالے کی شریعت اور اس کی سنت کے خلاف نہ ہوں۔ اس سے زمین اور آسمان میں تغیر ہو سکتا ہے۔ اس سے الہٰی تقدیریں بدل سکتی ہیں۔ اس سے الہٰی وعید تبدیل ہو سکتے ہیں۔ اس سے مشکلات و مصائب کے پہاڑ اڑ سکتے ہیں۔ اس سے تاریکی کی گھٹائیں جنہوں نے انسان کے مطلعِ امید کو تاریک بنا رکھا ہو دور ہو سکتی ہیں۔ غریبوں کا ملجا، کمزوروں کا سہارا۔ دل شکستوں کا علاج دنیا میں اگر کچھ ہے تو صرف دعا۔ یہ وہ اسمِ اعظم ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا۔ یہ وہ تار ہے جس کا ایک سرا انسانی قلب سے پیوست ہوتا ہے تو دوسرا عرشِ الہٰی سے۔ بندہ جب انتہائی بے قراری اور سوز و التہاب سے اپنے مولےٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور اس کے آستانہ پر اپنا سر عاجزی و انکسار سے رکھ کر اس کے فضل اور رحم کا ملتجی ہوتا ہے۔ تو رحمتِ الہٰی کا بحرِ بیکراں جوش میں آتا۔ اور اس انسان کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے۔ سخت بدنصیب ہے وہ جو اس نعمت سے محروم ہے۔ سخت بدقسمت ہے وہ جس نے اس پھل کا مزا نہ چکھا۔

قبولیتِ دعا کے نمونے

موجودہ زمانہ چونکہ کفر و الحاد اور دہریت کا زمانہ ہے۔ اور لوگوں کا اس خدا پر ایمان باقی نہیں رہا۔ جس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی ہل نہیں سکتا۔ اور جس کے اذن کے بغیر کوئی متنفس سانس تک لینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لئے عام لوگ دعا سے منکر ہیں۔ وہ دعا کی طاقتوں سے ناآشنا ہیں۔ وہ دعا کو محض ایک دل خوشکن حرکت قرار دیتے ہیں۔ وہ اسے تسکین کا فرضی ذریعہ اور امیدوں کا موہوم منبع سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ دعا سے کسی چیز کا وقوع میں آجانا محض خوش اعتقادی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے ایسے محیر العقول نظارے دنیا کے سامنے پیش کئے۔ کہ جن سے مردہ قلوب میں بھی زندگی کی روح پیدا ہو گئی۔ بہت سے خفتہ دل بیدار ہو گئے۔ اور وہ بھی اس یقین سے لبریز ہو گئے۔ کہ دعا مونہہ کی پھونک نہیں۔ جس کا کوئی اثر نہ ہو بلکہ وہ دنیا کے تمام ہتھیاروں سے تیز تر ہتھیار ہے۔ اور کسی انسان کی یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ اس کی زد میں ٹھہر سکے۔

ایک عظیم الشان نشان

قبولیتِ دعا کے انہی نشانات میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوئے ایک عظیم الشان نشان وہ ہے جو مصلح موعود کی پیدائش اور اس کے ظہور کے ذریعہ رونما ہوا۔ ۱۸۸۴ء کا موسم سرما ختم ہونے والا تھا۔ ہوشیارپور کی سرزمین تھی جہاں خدا کا ایک پیارا محوِ دعا تھا۔ ہمیں معلوم نہیں وہ ربّ العزت سے کیا کیا دعائیں مانگ رہا تھا۔ کس کس رنگ میں اس کی محبت کو جوش میں لا رہا۔ اور اس کی عطوفت اور کرم کے دریا میں تموج پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ عاشق و معشوق کی راز و نیاز کی باتیں تھیں۔ ایک غیر ان کو کہاں سن سکتا تھا۔ ہاں ہمیں اتنا معلوم ہے۔ کہ جب اس بزرگ انسان نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا۔ تو یہ آواز فضائے آسمانی میں گونج گئی۔ جو دراصل اسی بزرگ انسان کو سنائی دی مگر اس کی وساطت سے اور لوگوں نے بھی سن لی۔ کہ

"میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی"

بشارتِ الہٰی کا ظہور

اس آسمانی بشارت پر ابھی چند سال ہی گزرے تھے۔ کہ ان دعاؤں کا نتیجہ ایک مبارک اور مقدس روح کے حامل بچہ کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوا۔ اس پر خدا کا وہ برگزیدہ خدا کے حضور سجداتِ شکر بجا لایا۔ اور اس نے پیار بھری زبان میں شکر ادا کرتے ہوئے کہا

دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
پھر کبھی عالمِ وجد میں یوں ثناخواں ہوا ع
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا

مگر آہ کس قدر ظلم کتنا ستم اور کتنا اندوہناک نظارہ ہے۔ کہ آج جبکہ وہ نافۂ مشک اپنی مہک سے ایک عالم کو معطر کر رہا ہے۔ جس کے ملنے پر خدا کا مسیح ثنائیں گایا۔ اور اس کے حضور سجداتِ شکر بجا لایا تھا بعض بدباطن ہاں روحانی اندھے جنکی بصیرت خدا نے ان کی شامتِ اعمال سے اچک لی۔ اس کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ ع

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

مصلح موعود کے متعلق ایک دعا

پھر اگر ان دعاؤں کو جانے بھی دو۔ جو خدا کے مسیح نے ہوشیارپور کی سرزمین میں کیں۔ جن کی قبولیت کی خدا نے بشارت دی۔ اور جن دعاؤں کا شرف قبولیت پا کر ایسے اخص اور نامی بچے کا پیدا ہونا "بڑا بھاری آسمانی نشان" (تبلیغ رسالت جلد اول ص۷۶) تھا اور صرف اس دعا کو دیکھیں جو آپ نے "محمود کی آمین" میں کی۔ تب بھی کوئی شخص احمدی کہلا کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بلند شان سے انکار نہیں کر سکتا۔ اور اگر کرے۔ تو اس کا بجز اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ کر دے۔ اور کہنے والا کہے کہ جب اتنی درد بھری دعا آپ کی نعوذ باللہ قبول نہ ہوئی۔ تو آپ کی بارگاہِ ایزدی میں وجاہت کا کیا ثبوت رہا؟ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کے متعلق جو دعائیں کیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اس دعا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ کو اپنے جگر کا ٹکڑا قرار دیتے ہوئے آپکے متعلق یہ دعا فرمائی ہے۔ کہ خدا آپکو عمر دے خدا آپکو دولت دے خدا آپکے اردگرد سے وہ تمام اندھیرے دور کر دے۔ جو آپکے حسن کو چھپانے کے لئے کسی وقت چھا جائیں۔ اور یہ کہ آپکے دن مرادوں والے ہوں۔ اور آپکی صبح پر نور صبح ہو اب یہ دعا ایک طرف رکھیں اور دوسری طرف ان لوگوں کو دیکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جگر گوشہ پر نہایت بیدردی سے تیر چلا رہے ہیں جنکی انتہائی کوشش یہ ہے کہ خدا کے مسیح کے پاکیزہ جگر کے اس قیمتی ٹکڑہ کو مسل دیں۔ اسے انتہائی شقاوت سے کچل دیں۔ اور پھر خوش ہوں

411

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ انہوں نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا۔ اور پھر خود ہی غور کریں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جگر گوشہ پر ان لوگوں کے مظالم خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نشانہ ظلم بنانے کے مترادف نہیں۔ یقیناً ہر شخص اس دعا کو دیکھتے ہوئے یہی کہے گا۔ کہ جو شخص آپ پر حملہ کرتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ کرتا ہے جو شخص آپ کی توہین کرتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کرتا ہے۔ اور جو شخص آپ کو کچلنا چاہتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو دنیا سے مٹانے کے درپے ہے۔ اور ہرگز وہ اس قابل نہیں ہے۔ کہ کوئی باغیرت احمدی اُسے مونہہ لگائے:۔

معلوم ہوتا ہے۔ انہی متوقع حملوں کو دیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے آپ کے متعلق "لختِ جگر" کے الفاظ نکلوائے اور دوسری طرف آپ پر یہ الہام نازل کیا۔ کہ "میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں" (تذکرہ ۴۸۸) اور اس طرح تمام مخالفوں کو بتا دیا۔ کہ تم تو میرے مسیح کے جگر کے ٹکڑہ کو کچلنا چاہتے ہو۔ مگر میں جیسا کہ اپنے مسیح کے ساتھ رہا۔ اور اس کی ہر وقت میں نے تائید اور نصرت کی۔ اسی طرح میں اس کے تمام پیاروں کی بھی تائید کروں گا۔ اور ناممکن ہے۔ کہ کوئی آنکھ میرے مسیح کے پیاروں کو ترچھی نگاہ سے دیکھ سکے۔ یہ ایک الٰہی وعدہ ہے۔ جس کے ماتحت نہ صرف یہ مقدر ہے۔ کہ ہمارے آقا کی عمر دراز ہو۔ ہمارا آقا دولت و ثروت والا ہو۔ ہمارے آقا کے گرد سے ہر اندھیرا دور ہو۔ ہمارے آقا کا ہر دن مرادوں والا ہو۔ ہمارے آقا کی ہر صبح پُر نور صبح ہو۔ بلکہ یہ بھی مقدر ہے۔ کہ خدا کی معیت آپ کے شامل حال ہو۔ اور کوئی بدباطن معاند آپ پر غالب نہ آسکے:۔

تمام اولاد کے حق میں پُردرد دُعائیں

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تمام اولاد کے متعلق مشترکہ دعائیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اے قادر و توانا۔ آفات سے بچانا ۔ ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھکو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے کہ تجھکو جانا ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تین جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں ۔ یہ میرے بار و بر ہیں۔ تیرے غلام در ہیں
تو سچے وعدوں والا۔ منکر کہاں کدھر ہیں ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

کر ان کو نیک قسمت۔ دے ان کو دین و دولت ۔ کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میرے بندہ پرور۔ کر ان کو نیک اختر ۔ رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر۔ تیرا نہیں ہے ہمسر ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

شیطاں سے دور رکھیو۔ اپنے حضور رکھیو ۔ جاں پُر ز نور رکھیو۔ دل پُر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

میری دعائیں ساری۔ کریو قبول باری ۔ میں جاؤں تیرے واری۔ کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے۔ لے کر امید بھاری ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اس کے ہیں دو برادر۔ ان کو بھی رکھیو خوشتر ۔ تیرا بشیر احمد۔ تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے بندے۔ رکھیو نہ ان کو گندے ۔ کر ان سے دور یا رب دنیا کے سارے پھندے
چنگے رہیں ہمیشہ۔ کریو نہ ان کو مندے ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میرے دل کے پیارے۔ اے مہرباں ہمارے ۔ کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں۔ نیکو گہر یہ سارے ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میری جاں کے جانی۔ اے شاہِ دو جہانی ۔ کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی۔ اور فیضِ آسمانی ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سن میرے پیارے باری۔ میری دعائیں ساری ۔ رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پنہ میں رکھنا۔ سنکر یہ میری زاری ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے واحد یگانہ۔ اے خالقِ زمانہ ۔ میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

فکروں سے دل حزیں ہے جاں درد سے قریں ہے ۔ جو صبر کی تھی طاقت وہ مجھ میں اب نہیں ہے
ہر غم سے دور رکھنا۔ تو رب عالمیں ہے ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اقبال کو بڑھانا۔ اب فضل لے کے آنا ۔ ہر رنج سے بچانا۔ دکھ درد سے بچانا
خود میرے کام کرنا یا رب نہ آزمانا ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر ۔ یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجعِ شہاں ہوں۔ یہ ہوویں مہر انور ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اہلِ وقار ہوویں۔ فخرِ دیار ہوویں ۔ حق پر نثار ہوویں۔ مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں۔ اک سے ہزار ہوویں ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اسی طرح حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی زبان سے یہ دُعائیں مانگتے ہیں:-

میری اولاد کو تو ایسی ہی کردے پیارے ۔ دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ نمایاں تیرا
عمر دے۔ رزق دے اور عافیت و صحت بھی ۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ پاجائیں وہ عرفاں تیرا
اب مجھے زندگی میں۔ ان کی مصیبت نہ دکھا ۔ بخش دے میرے گناہ۔ اور چھپیاں تیرا
اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے یہ کر فضل اُن پہ ۔ ہر کوئی ان میں سے کہلائے مسلماں تیرا
غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مُراد ۔ بات جب بنتی ہے جب سارا ہو ساماں تیرا
بادشاہی ہے تری ارض و سما دونوں میں ۔ حکم جاری ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آمین میں اپنے سب بچوں کے متعلق بارگاہ ایزدی میں یُوں دعا فرماتے ہیں:-

کریا دور کر تو ان سے ہر شر ۔ رحیما نیک کر اور پھر معمر
بنا ان کو نکوکار و خردمند ۔ کرم سے ان پہ کر راہِ بدی بند
ہدایت کر انہیں میرے خداوند ۔ کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند
تو خود کر پرورش اے میرے اخوند ۔ وہ تیرے ہیں ہری عمر تا چند

مرے مولا مری یہ اک دعا ہے ۔ تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے ۔ زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے ۔ ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے ۔ وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

نجات ان کو عطا کر گندگی سے ۔ برات ان کو عطا کر بندگی سے
رہیں خوشحال اور فرخندگی سے ۔ بچانا اے خدا بد زندگی سے
وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال ۔ نہ آوے ان کے گھر تک رعبِ دجال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال ۔ نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی امید ہے دل نے بتا دی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ ۔ نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ ۔ مرے مولا انہیں ہر دم بچانا
یہی امید ہے اے میرے ہادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا ۔ مصیبت کا الم کا بے بسی کا
یہ ہوں میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا ۔ جب آوے وقت میری واپسی کا
بشارت تو نے پہلے سے سنادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعاؤں کا خلاصہ

یہ دعائیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے متعلق کیں۔ ان دعاؤں میں آپ اللہ تعالیٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے اور اس سے عاجزانہ رنگ میں التجا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ الٰہی میری سب اولاد تیری عطا ہے۔ تو میری اس اولاد کو آفات سے محفوظ رکھ ان کی قسمت نیک کر۔ انہیں دین دے۔ انہیں دولت دے۔ ان کی حفاظت کر۔ ان پر اپنی رحمت نازل کر۔ انہیں رشد دے۔ انہیں ہدایت دے۔ انہیں عمر دے۔ انہیں عزت دے۔ یہ نیک اختر ہوں۔ یہ رتبہ میں بلند تر ہوں۔ انہیں تاج وافسری عطا ہو۔ تو انہیں شیطان سے دور رکھنا۔ ان کے دل کو خوشیوں سے معمور رکھنا۔ سب پر ایک جیسا فضل نازل کرنا۔ سب کو رحمت سے معطر رکھنا۔ اے میرے رب میری اولاد گندی نہ ہو۔ دنیا کے پھندے ان سے دور کرنا۔ ان کے نام اسی طرح روشن کرنا جس طرح تارے روشن ہیں یہ نیکو گہر ہوں۔ انہیں بخت جاودانی دے۔ انہیں فیض آسمانی دے۔ انہیں وہ رتبہ عطا کر کہ اپنے زمانہ میں ان کا کوئی ثانی نہ ہو۔ انہیں اپنی پناہ میں رکھو۔ ان سب کو دین کا منار بنائیو۔ ہر غم سے دور رکھنا۔ انکے اقبال کو بڑھانا۔ ان کے تمام کام خود کرنا۔ یہ تینوں جہان کے راہبر ہوں۔ یہ تینوں جہان کے ہادی ہوں۔ یہ بادشاہوں کے مرجع ہوں۔ یہ اہلِ وقا ہوں فخرِ دیار ہوں۔ حق پر نثار ہوں۔ تیرے یار ہوں۔ ان کی اولاد اتنی کثرت سے ہو کہ ایک سے ہزار ہوں۔ انہیں صحت دے۔ انہیں عافیت دے۔ انہیں اپنا عرفان عطا کر۔ ان سے ہر شر دور رکھ کر انہیں نیک اور معمر کر۔ انہیں نکوکار اور خردمند بنا ان کی پرورش خود کر۔ ان پر بدی کے تمام دروازوں کو بند کر۔ تو انہیں وہ تمام نعمتیں دے جو تو نے اپنے فضل سے مجھے عطا فرمائیں۔ وہ ہمیشہ خوشحال رہیں۔ وہ دوسروں کی غلامی سے محفوظ رہیں۔ وہ میری طرح دین کے منادی ہوں۔ ان کی پیشانی پہ اقبال کے نشانات چمکیں ان کے گھر تک دجال کا رعب نہ آئے۔ وہ دکھوں اور رنجوں میں پامال نہ ہوں۔ اے میرے رب وہ تیرا آستانہ کبھی نہ چھوڑیں۔ وہ کبھی مصیبت کا زمانہ نہ دیکھیں۔ وہ الم اور بے بسی سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ اور وہ تقویٰ وطہارت کے مجسمہ بنیں۔

دعاؤں کی قبولیت کی بشارت

کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہی ہیں۔ ان کی قبولیت کا کوئی ثبوت نہیں۔ سو ایسے معترض کے اس اعتراض کے دفعیہ کے لئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یعنی میری اولاد میں سے ہر ایک کے متعلق خدا نے مجھے بارہا بشارت دی۔ اور مجھے الہاماً بتایا ہے۔ کہ یہ برباد نہیں ہوں گے۔ بلکہ اسی طرح بڑھیں گے۔ جس طرح باغوں میں شمشاد کا درخت بڑھتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ میری یہ اولاد معمولی اولاد نہیں۔ بلکہ یہ وہ پنجتن ہیں جن پر خدا احمدیت کی بنا اٹھانا چاہتا ہے۔ پس جو شخص ان سے عداوت رکھتا ہے۔ وہ احمدیت سے عداوت رکھتا ہے۔ جو ان کو گرانا چاہتا ہے۔ وہ بنائے احمدیت کو گرانا چاہتا ہے۔ پس اس کا مقابلہ کسی انسان سے نہیں بلکہ خدا سے ہے۔ کیونکہ وہ خدا کے ارادوں میں حائل ہونا چاہتا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ جو اس کے ارادوں کو بدل سکے۔

معترضین کی شقاوت

ان دعاؤں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے متعلق کیں۔ ہم اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ آپ نے ہوشیار پور کی سرزمین میں کیسی کیسی دعائیں مانگی ہوں گی۔ اور کتنے عظیم الشان انسان کے تولد کے متعلق بارگاہِ ایزدی کے دروازہ کو کھٹکھٹایا ہوگا۔ پھر جبکہ خدا نے آپکی "تضرعات" کو "اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ" دیتے ہوئے وہ انسان پیدا کر دیا جو احمدیت کی بنا ہے۔ جو ہادیٔ جہان ہے۔ جو دین کا منادی ہے جس کے سر پر تاج خلافت بڑی شان سے چمک رہا ہے۔ جس کا نام ستاروں کی طرح اکنافِ عالم میں روشن ہے۔ اور جو تاریک دنیا کو اپنی شعاعوں سے بقعۂ نور بنا رہا ہے۔ جس کا دورِ حاضرہ میں کوئی ثانی نہیں۔ جو دین کا چاند ہے۔ جو جہان کا راہبر ہے۔ جو رحمتِ الٰہی سے معطر ہے جو فخرِ دیار ہے۔ اور جو اپنے مولا کا عاشق اور جانثار ہے۔ تو اس کے خلاف اعتراضات کرنا اور اس پر ناپاک اور گندے الزامات عائد کرنا انہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ جو چھپے ہوئے دہریہ ہوں۔ جنہیں خدا اور اس کی قدرتوں پر ہرگز یقین نہ ہو۔ جو دعاؤں کی قبولیت کو مضحکہ خیز امر تصور کرتے ہوں۔ اور جن کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی پر درد دعاؤں کی کوئی قدر نہ ہو۔ ورنہ وہ شخص جو مصلح موعود کی پیدائش اور اسکا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایک زندہ نشان یقین کرتا ہو۔ وہ اس اقدام کی کیونکر جرأت کر سکتا ہے۔ جس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ معاذ اللہ یہ کہا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس قدر بشارات الٰہیہ ملیں وہ غلط نکلیں۔ جس قدر آپ نے دعائیں کیں وہ رد کی گئیں اور جس قدر آپ نے دعوے کئے ۔ باطل ثابت ہوئے۔ کاش انسان سوچتا کہ اسکے حملے کی زد کہاں پڑتی ہے۔ اور اسکے نتائج کیسے ہولناک اور روح فرسا ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مباحثہ راولپنڈی کی اشاعت کے متعلق اعلان

ماہ جون ۱۹۳۷ء میں راولپنڈی میں غیر مبایعین سے چار مضامین پر تحریری مناظرہ ہو چکا ہے۔ چونکہ غیر مبایع مناظر نے دلائل سے عاجز آ کر سخت بد تہذیبی کا طریق اختیار کر لیا تھا۔ (جیسا کہ احباب چھپنے پر خود اندازہ کر لیں گے۔) غالباً اسی لئے غیر مبایعین اس مناظرہ کے چھپوانے میں خواہ مخواہ تعویق ڈال رہے تھے۔ جس پر مجھے مجبوراً اعلان کرنا پڑا کہ اگر وہ حسب شرائط مشترکہ اخراجات پر اس مناظرہ کے طبع کرانے پر رضامند نہ ہوئے۔ تب بھی ہم ضرور اس مناظرہ کو شائع کر دیں گے۔ انشاء اللہ۔ میں نے جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سکرٹری تبلیغ صاحب کو لکھا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو تساہل اختیار کر کے بھی متفقہ اشاعت کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ کل مجھے وہ شرائط فریقین کے سکرٹری صاحبان کے دستخطوں سے موصول ہو گئی ہیں۔ اور اب مناظرہ کی کتابت شروع ہو رہی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ بہت جلد تعداد مطلوبہ سے مطلع فرمائیں۔ کیونکہ مقررہ تعداد ہی طبع کرائی جائے گی۔ ایسی اطلاعات ماہ ستمبر کے آخر تک آجانی چاہئیں۔ جن مضامین پر یہ مناظرہ ہوا تھا وہ یہ ہیں (۱) مصلح موعود (۲) خلافت (۳) نبوت (۴) کفر و اسلام

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

412

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی آنکھوں پر بغض و عداوت کی پٹی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی عداوت میں حضرت امام حسین رض کی ناکامی

اور

یزید کی کامیابی کا اعلان

(۵)

ایک انوکھا معیار

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ۲۱ جولائی ۱۹۳۷ء کے پیغام صلح میں لکھتے ہیں:-

"ان سے (یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے) پوچھا جاتا ہے کہ وہ الہام بتاؤ جس میں خدا نے آپ کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہے۔"

گویا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک خلفاء کی پہچان کا معیار صرف وہ الہام ہوتا ہے جس میں ان کو خدا کہے کہ تم میرے قائم کردہ خلیفہ ہو۔ لیکن جس مدعی خلافت میں یہ معیار نہ پایا جائے وہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک خلیفہ برحق اور واجب الاطاعت نہیں مانا جا سکتا۔

ڈاکٹر صاحب کو چیلنج

ہم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں کیا وہ حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر خلیفہ مانتے ہیں۔ تو اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق ان کا ایمان جبھی قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ جب وہ ان کے ایسے الہام پیش کریں۔ جن میں خدا نے ان کو خلیفہ قرار دیا ہو۔ اور اگر وہ ایسے الہام ان چاروں خلفاء کے پیش نہ کر سکیں۔ اور ہرگز نہ پیش کر سکینگے۔ تو ثابت ہو جائے گا۔ کہ دراصل ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے نزدیک خلفاء اربعہ بھی (نعوذ باللہ) خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ نہیں تھے۔ پھر چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بھی کوئی ایسا الہام ان کے پاس نہیں جس میں خدا نے آپ کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہو۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت بھی اس معیار کے مطابق (نعوذ باللہ) خلافت حقہ قرار نہیں دی جا سکے گی۔ حالانکہ اہل پیغام آپ کو خلیفۃ المسیح مان چکے ہیں۔

الغرض ڈاکٹر صاحب اگر ان پانچوں خلفا کے ایسے الہامات پیش نہ کر سکیں جن میں خدا نے ان کو اپنا خلیفہ قرار دیا ہو تو چونکہ اس معیار کے فقدان کی وجہ سے ہی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت کے منکر ہیں۔ اس لئے وہ ان پانچوں خلفا کے بھی منکر ٹھہرے۔ اور اگر وہ ان کو خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔ تو پھر ان کا وہ معیار جو انہوں نے پیش کیا خود ساختہ اور باطل ہو گیا۔

شیعیت اور پیغامیت کا اشتراک

اس موقعہ پر ہم ناظرین کو ایک اور بات بھی بتانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ شیعہ تو صرف تین خلفاء کے منکر ہیں۔ اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر اہل پیغام اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بھی منکر ہیں۔ بلکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کھلی کھلی عداوت رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"یزید بھی اسباب کے ماتحت خلیفہ بنا تھا۔ اور وہ بھی میاں صاحب کی طرح استدلال کر سکتا تھا۔ بلکہ "جس کی تیغ اس کی دیگ" والی دلیل اس کی میاں صاحب سے بہت زیادہ زبردست تھی۔ دیکھ لو حضرت امام حسین علیہ السّلام کو باوجود ان کی صداقت کے اس (یزید) کی تیغ نے کامیاب نہ ہونے دیا۔" (العیاذ باللہ)

ناظرین غور کریں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی عداوت نے ان لوگوں کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ اے اہلِ پیغام خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر بتاؤ کیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ دنیا سے ناکام گئے۔ اور کیا یزید کامیابی و کامرانی کا سہرا باندھے دنیا سے گذرا۔ اگر نہیں۔ تو سوچیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کیسا گندہ اور توہین آمیز فقرہ کہا معلوم ہوتا ہے چونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے داماد اور اہل پیغام کے "حضرت امیر" مولوی محمد علی صاحب "ارائیں" ہیں اور یہ ثابت شدہ بات ہے۔ کہ یزید بھی "ارائیں" تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے یزید کو کامیاب قرار دیدیا اور اس بات کی کچھ پرواہ نہ کی۔ کہ میں داماد کو خوش کر کے تمام بزرگانِ اسلام اور خدا کو بھی اپنے اوپر ناراض کر رہا ہوں۔

مصری پارٹی کا پرزور مقابلہ کرنے کی وجہ

پھر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"خدا کا خلیفہ اپنے سارے والینٹروں اور بے شمار جماعت اور نئی پیدا کردہ بے شمار جائداد اور دولت کے ساتھ کھڑا ہوا۔ بڑی شان سے تحدی کر رہا ہے۔ اہل بصیرت کے نظروں کے سامنے گویا ایک ہاتھی ایک چیونٹی کو کہہ رہا ہے کہ میں تجھے مسل دوں گا۔ تو میرا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ .... کمزور کے سامنے طاقتور کا اس طرح ڈینگیں مارنا اور طرح طرح کی دھمکیاں دینا کسی عقلمند کی نظر میں بھی تحدی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہ سب کچھ ایک بر مذاق تماشہ کی حیثیت رکھتا ہے۔"

ڈاکٹر صاحب کا یہ اعتراض بھی قلتِ تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ہمارا اس وقت مقابلہ محض شیخ عبدالرحمن مصری سے نہیں۔ بلکہ ہمارا مقابلہ تمام احرار سے ہے۔ جو ان کی حمایت پر کمربستہ ہیں۔ ہمارا مقابلہ اہل پیغام سے ہے۔ جو ان کی تائید کر رہے ہیں۔ اور ہمارا مقابلہ حکومت کے بعض ان حکام سے ہے جو بلا وجہ ہم مظلوموں کے مخالفوں کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔

پس جماعت احمدیہ کے ریزولیوشنز اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحدیاں دراصل ان تمام لوگوں کے مقابلہ میں ہیں۔ جو ایک دفعہ پھر تمام شیطانی لاؤ لشکر کو جمع کر کے ہماری مخالفت پر کمربستہ ہوئے ہیں۔ اور جو جماعت احمدیہ کو کچلنے کے درپے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے بھی اس موقعہ کو غنیمت جان کر اپنے جو تھے خطبہ میں اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر صاف لفظوں میں یہ اعلان کر دیا ہے کہ:

" میں اپنی جماعت کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت خاص جد وجہد سے کام لینے کا موقعہ ہے...... ہمیں...... اپنی پوری قوت اس بات پر صرف کرنی چاہیئے...... پس اس وقت آپ اس غرض کے لئے کچھ مزید جانی اور مالی قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور حق اور صداقت کا بیج بونے کا یہ موقعہ جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو دیا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنا لٹریچر اس قوم کے اندر پھیلائیں۔"

(اخبار پیغام صلح مورخہ ۳ اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۵)

الغرض جب مصری پارٹی کے ساتھ احرار اور اہل پیغام کے سب چھوٹے بڑے شامل ہیں تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحدی تمام مخالفوں کے مقابلہ میں ہے نہ کہ محض مصری پارٹی کے مقابلہ میں۔

چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک مضمون میں ارقام فرماتے ہیں۔

"مصری کیا ہے۔ صرف چند آدمی مگر فتنہ ان کا تو نہیں۔ فتنہ تو ان کا ہے جو ان کے پیچھے ہیں اور انہی لوگوں کی طاقت کو توڑنا ہمارا اصل مقصد ہونا چاہیئے تھا وہ طاقت معمولی نہیں وہ بڑی طاقت ہے وہ سرمایہ دار بھی ہے وہ کثیر التعداد بھی ہے وہ عقل بھی رکھتی ہے وہ کسی ایک قوم میں محصور نہیں۔ بلکہ اس کی فوجیں مختلف قوموں اور گروہوں سے لی گئی ہیں"

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۱)

چونکہ اس وقت مقابلہ تمام مخالفوں کے ساتھ ہے۔ اس لئے آپ نے اسی خطبہ میں جس میں ڈاکٹر صاحب کو کئی امور قابل اعتراض نظر آئے یہ ارشاد فرمایا کہ

(الف) میں واضح سے واضح الفاظ میں دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اگر ان مقابلوں میں مجھے زک پہنچ جائے یا میری قائم کی ہوئی باتیں فیل ہو جائیں۔ تو یقیناً میں جھوٹا ہوں گا"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۷ء صفحہ ۵)

(ب) اللہ تعالےٰ کے فضل سے میں مطمئن ہوں اور ہر شخص جو تم میں سے سچا ایمان رکھتا ہے وہ دیکھے گا بلکہ ابھی تم میں سے اکثر لوگ زندہ ہونگے کہ تم ان تمام فتنوں کو خس و خاشاک کی طرح اڑتے دیکھو گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے جلال اور اس کے جمال کی مدد سے سلسلہ احمدیہ ایک مضبوط چٹان پر قائم ہو جائے گا" (" " صفحہ ۵)

پس اہل پیغام بے شک مخالفت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ وہ دیکھیں گے۔ کہ ان کے حصہ میں بجز ناکامی و نامرادی کے اور کچھ نہیں آتا۔

خاکسار:۔ سید احمد علی مولوی فاضل۔ قادیان

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سری نگر میں احمدی مقررین کے لیکچر

صدر الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سری نگر لکھتے ہیں کہ

امسال جنم اشٹمی کے تہوار پر جماعت احمدیہ کے مبلغین کو لیکچروں کے لئے ہندو بھائیوں نے مدعو کیا۔ چنانچہ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ گنگادھر صاحب اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا ان کی دعوت پر گئے اور سب سے پہلے مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی۔ پھر گنگادھر صاحب نے لیکچر دیا۔ جس میں انہوں نے حضرت کرشن کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میرا مذہب اسلام مجھے یہ ہدایت دیتا ہے کہ حضرت کرشن اور دیگر برگزیدہ اوتاروں کو میں خدا تعالےٰ کا نبی مان کر ان کی عزت کروں۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا نے ان اعتراضات کا رد کیا۔ جو حضرت کرشن پر عائد کئے جاتے ہیں اور ثابت کیا کہ آپ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ انسان تھے

بیج باڑہ (کشمیر) میں تبلیغ

سید محمد شاہ صاحب سکرٹری بیج باڑہ کشمیر لکھتے ہیں۔

میں نے بیج باڑہ میں کئی ایسے دوکاندار ہندو و مسلم دوست بنائے ہوتے ہیں جن کی دوکانوں پر ہر روز لوگوں کی بکثرت آمد و رفت رہتی ہے۔ اور میں قریباً روزانہ ان دوکانوں پر جا کر مختلف مسائل پر گفتگو کرتا ہوں۔ ایک دوکان پر کسی وقت تیس سے کم افراد نہیں ہوتے۔ بلکہ دو تین ایسے مواقع آئے جب کہ لوگوں کی تعداد ڈیڑھ سو سے بھی زیادہ ہو گئی۔ مستقل طور پر قریباً چالیس مسلم اور پندرہ ہندو زیر تبلیغ ہیں۔ جن میں سے اکثر حصہ تعلیم یافتہ ہے۔ اخبار الفضل اور اصلاح دونوں منگاتا ہوں اور یکے بعد دیگرے ہندو مسلم تعلیم یافتہ طبقہ کو برائے مطالعہ دیتا ہوں۔ ایک دن ایک مولوی مسمی سعید شاہ صاحب مجھے ملے۔ اور کچھ گفتگو کے بعد میرے احمدی ہونے پر افسوس کرنے لگے اس پر گفتگو شروع ہو گئی۔ اور حیات و ممات مسیح پر کافی دیر بحث ہوتی رہی اسی طرح ایک دن ایک اور واعظ اس دوکان پر جہاں میں روزانہ تبلیغ کرتا ہوں میری عدم موجودگی میں لوگوں کو ایک کتاب پڑھ کر سناتا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔ اچانک میں بھی پہنچ گیا اور سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جس کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا غرض روزانہ تبلیغ ہوتی ہے۔ ایک دن احادیث کی صداقت کے متعلق ایک تاریخی مضمون ریویو آف ریلیجنز جلد ۸ ماہ اگست ۱۹۰۶ء سے معہ عکس مکتوب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بعض لوگوں کو سنایا اور دکھایا۔ اور ان چھ خطوط کا واقعہ بھی بالتفصیل سنایا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چھ بادشاہوں کو لکھے تھے۔ لوگوں نے میری باتوں کو دلچسپی سے سنا اور عمدہ اثر لے کر گئے۔

ضلع لائل پور میں تبلیغی جلسے

قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور لکھتے ہیں۔

حسب پروگرام مجوزہ سترہ مقامات پر جلسے منعقد کئے گئے۔ ماہ جولائی میں دھنی دیو۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چک نمبر ۵۶۵ گوکھووال چک نمبر ۲۷ کھتووالی چک شیر کا۔ گوکھووال چک نمبر ۲۱ اور جنڈانوالہ میں احمدیت کے خصوصی مسائل پر تقاریر کی گئیں۔ اکثر جماعتوں کا انتظام اچھا تھا۔ چک نمبر ۵۶۵ میں ایک غیر احمدی مولوی آیا ہوا تھا۔ جس نے جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دے دیا تھا مگر میرے یہاں آتے ہوئے وہ مولوی مناظرہ سے فرار کر گیا۔ ماہ اگست میں چک نمبر ۶۳ میں ایک دیوبندی مولوی سے ۳ گھنٹہ تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اجرائے نبوت کے مسئلہ پر مناظرہ ہوا غیر احمدی حاضرین نے جن میں تعلیم یافتہ طبقہ بھی موجود تھا۔ اپنے مناظر کی دلائل سے تہیدستی کو بشدت محسوس کیا۔ اور خدا کے فضل سے مناظرہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ جماعت احمدیہ بہلول پور میں ان کی تربیت کے متعلق چند تقاریر کی گئیں۔ چوہدری والہ چک نمبر ۱۰۸ میں غیر احمدیوں نے ہماری تقاریر کو دلچسپی سے سنا اور اختلافی مسائل کے متعلق کئی ایک سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ جماعت احمدیہ بھروٹ کے جلسہ کے مقابلہ میں غیر احمدیوں نے بھی جلسہ منعقد کیا اور احراریوں کو بلا کر تقاریر کرائیں اس موقعہ پر غیر احمدی علماء نے جو اعتراضات کئے ان کے ہماری طرف سے اپنی تقاریر میں جوابات دئیے گئے۔ کلیان پور کی جماعت نے نہایت مستعدی سے جلسہ کا پروپیگنڈا کیا۔ اس موقعہ پر بہت سے غیر احمدی جن میں کئی ایک تعلیم یافتہ بھی تھے ہمارے جلسہ میں آئے اور اختلافی مسائل پر انہوں نے ہماری تقاریر کو نہایت توجہ اور غور کے ساتھ سنا۔ لودھی منگل میں بھی جلسہ ہوا۔ لائل پور شہر میں ۲۱، ۲۲ اگست کو مسجد احمدیہ میں رات کے وقت جلسہ ہوا۔ چک نمبر ۵۶۵ میں دو دن جلسہ ہوا۔ چک نمبر ۵۹ کے احمدی احباب نے ۲۷ اگست کی شب کو جلسہ کرایا اور صداقت اسلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریریں کی گئیں۔ لوگوں پر ان جلسوں کا اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

سندھ میں تبلیغی مساعی

مولوی محمد صالح صاحب مبلغ سندھ چک نمبر ۲۴ راد یتانی سے لکھتے ہیں۔

۲ تا ۸ اگست کا عرصہ میں نے چک نمبر ۱۵۱ میں تبلیغ کرتے گذارا چوہدری سردار محمد صاحب رئیس نے وفات مسیح صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ختم نبوت کے متعلق مجھ سے ٹریکٹ لئے اور کہا کہ میں علماء دیوبند کے

پاس ان ٹریکٹوں کو بھیجکر جواب طلب کروں گا۔ اگر آپ کا پلہ بھاری رہا۔ تو تمام چک احمدی ہو جائے گا۔

اس عرصہ میں چک ۲۴۷ راوتیانی کے ڈاکٹروں کے خاندان میں دو تقریریں کی گئیں۔ جن کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تین اشخاص داخل احمدیت ہوئے۔ علاوہ ازیں بذریعہ خطوط بھی تبلیغ کر رہا ہوں۔ بعض کتب و ٹریکٹ گاڑیوں میں اور میرپور اور ملحقہ دیہات کی تعلیم یافتہ آبادی میں تقسیم کئے۔ وصولی چندہ کی تحریک جماعت کے احباب کو باقاعدہ کی جاتی ہے۔ وصیت کی تحریک کی جاتی ہے۔ انصار اللہ کو باقاعدہ کام کرنے اور رپورٹیں بھیجنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ درس جاری ہے۔

راجوری ریاست جموں میں تبلیغی جلسہ

سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ چارکوٹ تحصیل راجوری اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۱ر جولائی بصدارت مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی فاضل نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ پھر مولوی عبد الغفار صاحب ڈار نے تقریر کی اور اجلاس برخواست ہوا دوسرا اجلاس شام کو زیر صدارت مولوی نعمت اللہ صاحب مولوی فاضل منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے ساڑھے تین گھنٹہ تک تقریر کی۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ احمدیت میں داخل ہونے کے دس شرائط۔ اور صداقت کی مخالفت وغیرہ عنوانوں پر آپ نے سیر کن تقریر کی۔ ہندو مسلم آپ کی تقریر سے بہت متاثر ہوئے۔ ۱۲ر جولائی پھر جلسہ کیا گیا جس میں مولوی نعمت اللہ صاحب نے تقریر کی۔ مگر اسی اثناء میں مولوی محمد حسین صاحب کو شدید بخار ہو گیا۔ لوگ چونکہ آپ کی تقریر سن کر آپ سے واقف ہو چکے تھے۔ اس لئے ہندو مسلم معززین آپ کی عیادت کے لئے آتے رہے۔ اسی دن بعد نماز عصر ایک اور اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی نعمت اللہ صاحب نے حیات و ممات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اچھی روشنی ڈالی۔ لوگ اس جلسہ سے اس قدر متاثر ہیں۔ کہ وہ چاہتے ہیں۔ عنقریب پھر ایک جلسہ کیا جائے ؛

ایک دیرینہ واقعہ

جب میں بچہ تھا۔ ان دنوں پادری مارٹن کلارک والا مقدمہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دائر تھا۔ میں ان دنوں شہر جالندھر میں اپنے مکان پر اپنی دادی صاحبہ مرحومہ کے پاس رہتا تھا۔ اتفاقاً ایک دن آدھی رات کو میری آنکھ کھل گئی۔ تو سنا کہ دادی صاحبہ بڑی عاجزی کے ساتھ قدرے بلند آواز کیساتھ بار بار یہ دعا کر رہی ہیں۔ " اللہ مرزے نوں تتی وانہ لائیں " یعنی الٰہی حضرت مرزا صاحب کو گرم ہوا تک نہ لگے۔ میں یہ الفاظ سنتے سنتے پھر سو گیا۔ صبح اٹھا تو مرحومہ سے دریافت کیا کہ رات آپ یہ کیا کہہ رہی تھیں۔ اس پر انہوں نے بتلایا۔ کہ قادیان میں ایک مرزا ہے وہ اپنے آپ کو امام مہدی کہتا ہے۔ اور تمہارا چچا اس کا مرید ہے۔ وہ آج کل افریقہ میں ہے۔ مرزا صاحب کے برخلاف پادریوں نے مقدمہ قتل بنایا ہوا ہے۔ اگر خدانخواستہ سزا ہو گئی۔ تو مسلمانوں کی بڑی بے عزتی ہو گی۔ اور تمہارا چچا ضرور پاگل ہو جائے گا کیونکہ وہ اس کا عاشق ہے۔

یہ واقعہ عرض کرنے سے میری مراد یہ ہے۔ کہ اس مرحومہ کے حسن عقیدت کا نتیجہ ہی ہے۔ کہ اس کا تقریباً سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ اور خاکسار کو بھی اللہ کریم نے بتقریب سالانہ جلسہ گذشتہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کا شرف بخشا

خاکسار شوق محمد از لاہور

ممبران کمیٹی دارالشکر کیلئے ایک ضروری اعلان

الحمد للہ کہ محلہ دارالشکر کیلئے زمین خریدنے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی کوٹھی اور موضع احمد آباد کے درمیانی رقبہ میں سے اسی کنال زمین خرید کر لی گئی ہے۔ اس زمین کی قیمت میں سے چھ ہزار روپیہ حسب شرائط نقد ادا کیا جا رہا ہے۔ اور باقی ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار اقساط کی صورت میں ادا ہو گا۔ ممبران کمیٹی کو زمین صرف لاگت پر دی جائے گی۔ ممبران میں سے جو دوست جس قدر زمین لینے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اس اعلان کے پڑھتے ہی فوراً مطلع فرما دیں۔ جو دوست پہلے اطلاع دے چکے ہیں ان کیلئے بھی دوبارہ لکھنا ضروری ہے جن دوستوں کی طرف سے ایک ماہ تک تحریری اطلاع نہ پہنچیگی ان کے لئے اس رقبہ میں سے زمین حاصل کرنا مشکل ہو گا۔ اس لئے احباب بہت جلد آگاہ فرما دیں۔ کہ ان کے لئے کس قدر زمین مخصوص کر دی جائے۔ ایک کنال سے کم زمین نہ دی جائیگی ؛ خاکسار صدر کمیٹی دارالشکر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوزاک کی دوا چھ سال کے بعد ملی

لوگوں کا خیال تھا کہ سوزاک لاعلاج بیماری ہے۔ خود ہمیں بھی کچھ یہی گمان تھا ہمیں بھی ہندوستان اور یورپ وغیرہ کے متعدد ڈاکٹروں سے بے شمار نسخے میسر آئے اور انہوں نے ان نسخوں کی کافی تعریف بھی کی۔ مگر جب ان کا تجربہ کیا تو تسلی بخش ثابت نہ ہوئے گو اکثر مریضوں کو آرام پہنچا۔ مگر ہمیں یہ کہنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ کہ فلاں دوا سوزاک کا کافی علاج ہے۔ درحقیقت علاج تو وہ مکمل کہا جا سکتا ہے جو کم سے کم ۸۰ فیصدی مریضوں کو تندرست کر دے۔ اگر اس سے کم تعداد ہے تو پھر دعوے کی دوا نہیں کہی جا سکتی۔ تاہم گذشتہ چھ سال سے ہماری یہ کوشش جاری تھی۔ کہ بدنصیب ہندوستان سے اس خطرناک بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی کامل دوا ایسی مل جائے۔ جسے غریب ہندوستانی بھی استعمال کر سکیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اس کوشش میں اب آ کر کامیابی ہوئی۔ اور ایک ایسا مکمل مرکب تیار ہوا۔ جس کا تجربہ کرنے کے بعد ہمیں اطمینان ہو گیا۔ اس دوا کا نام **"گلوزول"** ہے۔ اور سوزاک کے لئے بہت ہی مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ ایک تیس سالہ مریض کو بھی گیارہ روز میں تندرستی مل گئی۔ تجربہ کرنے کے دوران میں ہی اس دوا نے کئی سو مریضوں کو تندرست کر کے ایک ریکارڈ قائم کر دیا۔ اب ہمیں اس دوا پر پورا بھروسہ ہے۔ اور علی الاعلان سوزاک کے مریضوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام علاج چھوڑ کر **گلوزول** کی صرف ایک شیشی استعمال کریں۔ آٹھ دس روز میں وہ خود دیکھ لیں گے۔ کہ جس بیماری پر سینکڑوں روپے برباد کئے۔ برسوں تکلیف اٹھائی اسے **گلوزول** کی ایک شیشی نے دور کر دیا۔ پس جو لوگ سوزاک کے مریض ہیں۔ وہ بے دھڑک بغیر کسی خدشہ کے یہ دوا طلب کر لیں۔ ہر قسم کے نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یکساں مفید ہے۔

قیمت ایک شیشی **گلوزول** دو روپے نو آنے (عہ) اور محصولڈاک سات آنے (ے) آج ہی ایک خط لکھکر

جنرل منیجر زمانہ دواخانہ پوسٹ بکس ۴۲ دہلی کے پتہ سے منگائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ برائے توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال کے توسط سے جن احباب یا جماعتوں کی طرف سے توسیع مساجد اقصیٰ و مبارک کی مد میں چندہ موصول ہوا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں بغرض اطلاع عام شائع کی جاتی ہے۔ کہ اگر کسی دوست کا چندہ رہ گیا ہو۔ تو وہ فوراً دفتر ہذا کو اطلاع فرما دیں۔

	روپے	آنے	پائی
مستورات جماعت احمدیہ نارووال۔ ضلع سیالکوٹ	۳	۴	۲
″ ″ لاہور	۹	۲	۹
″ ″ بہلول پور	۲	—	۰
″ ″ پسرور ضلع سیالکوٹ	۲	۰	۰
″ ″ متروہ ″	۱	۰	۰
″ ″ رائے پور قادر آباد ″	۱۳	۴	—
″ ″ ہرارہ چک مراد ″	۳	۸	۰
″ ″ جانگریاں مانگا ″	۶	۱۲	۰
″ ″ بھاگو وال ″	۷	۴	۰
″ ″ اور ابھاگو پٹی ″	۱۱	۱۲	۶
″ ″ معرفت نبی احمد صاحب ″	۱	۰	۰
″ ″ چھاؤنی۔ سیالکوٹ	۱	۰	۰
محترمہ دولت بی بی صاحبہ	۰	۱۰	۰
مستورات جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ	۵	۸	۰
″ ″ ڈسکہ ″	۸	۱۲	۹
″ ″ سمبڑیال ″ (ملک امام الدین صاحب)	۵	۰	۰
اہلیہ ملک امام الدین صاحب ″	۵	۰	۰
ملک عبد الحفیظ صاحب ″	۵	۰	۰
اہلیہ صاحبہ ″	۵	۰	۰
ملک محمد شفیع صاحب ″	۵	۰	۰
اہلیہ صاحبہ ″	۵	۰	۰
ملک عبد الغنی صاحب ″	۵	۰	۰
ملک سراج الدین صاحب ″	۳	۰	۰
اہلیہ صاحبہ ″	۲	۰	۰
ملک عنایت اللہ صاحب ″	۱	۰	۰
ملک رحمت اللہ صاحب سمبڑیال	۱	۰	۰
میاں احمد الدین صاحب زرگر ″	۱	۰	۰
چوہدری خان بہادر صاحب ″	۱	۰	۰
ملک اللہ رکھا صاحب	۱	۰	۰

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

عہدیداران جماعت ہائے مقامی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو۔ اکیس یا اس سے زیادہ ہوں۔ وہاں پر صرف ایسے دوستوں کو کارکن مقرر کیا جائے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والے ہوں۔ اور جن کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

اس فیصلہ کی روشنی میں جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مقامی عہدیداروں کی چھان بین کر لیں۔ اور جو دوست ان شرائط کو پورا نہ کر رہے ہوں۔ ان سے یا تو شرائط بالا کو پورا کرا دائیں۔ یا پھر ان کی جگہ ایسے احباب کو منتخب کیا جائے۔ جو معیار مقررہ پر پورے اترتے ہوں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مبلغین کلاس کے داخلہ کے متعلق اعلان

جو مولوی فاضل پاس امیدوار جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ میں داخل ہونا چاہیں۔ اور اس کے لئے نظارت تعلیم سے وظیفہ حاصل کرنا چاہیں۔ انہیں نظارت ہذا میں پرنسپل صاحب کی وساطت سے فوراً اپنی درخواست بھجوا دینی چاہیئے نیز واضح ہو کہ گذشتہ سالوں کے پاس شدہ مولوی فاضل بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اور وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ جو گذشتہ سالوں کے انتخاب میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

دفتر دار الشکر کمیٹی کے متعلق اعلان

مقامی اور بیرونی ممبران دار الشکر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دار الشکر کمیٹی کا دفتر متصل مسجد محلہ دار الرحمت ہے۔ دفتر کھلنے کا وقت ۹ بجے صبح سے ۱۲½ بجے تک ہے۔ دار الشکر سے متعلق ہر کام کے لئے ممبران اس وقت مقررہ میں دفتر میں تشریف لا سکتے ہیں۔ (صدر کمیٹی دار الشکر قادیان)

کمزور مردوں، بوڑھوں۔ غلط کار نوجوانوں کی سچی رفیق ہے

امرت بوٹی رجسٹرڈ

بنگالی دوا کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر جریان بند کر کے سرعت۔ کثرت احتلام کی بیماری کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ مقوی معدہ۔ جگر۔ دماغ کے تمام قویٰ کو پوری قوت دیتی ہے۔ خونی بادی بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ تازہ خون پیدا کرتی گندہ خون کو صاف کرتی ہے۔ ۱۰۰ گولی کی شیشی معہ امرت طلاء ۲/۱۲/- ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء ۱/-۔ امرت طلاء شیشی کلاں ۱/- خورد ۸/ علاوہ محصول ڈاک

مینجر احمدیہ یونان فارمیسی رجسٹرڈ جالندھر کینٹ پنجاب

میاں عبدالحق صاحب کہاں ہیں!

عرصہ چھ ماہ سے عبدالحق بسکٹ فیکٹری والا اپنی بیوی اور بچوں کو چھوڑ کر کہیں باہر چلا گیا ہے۔ اس کے بیوی اور بچے تنگ دست ہو رہے ہیں۔ اور پریشان ہیں۔ وہ بہت جلد قادیان پہنچ کر اپنے بال بچہ کو سنبھالیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بنگئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ :۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمٰے ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا خلق خدا کے لئے اس میں بیشمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں۔ آپ کو چاہیئے۔ ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالٰے کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ ولپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ/) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کیلئے بھی ہیں

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں۔ وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں۔ ایک حد تک صحیح ہے۔ مگر کلیتہً صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کیساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی مار اللحم خاص نرسیمو ساحب روح الذہب نبید علبی وغیرہ پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم گرم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے۔ گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ زمردی ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے

شادی اور شادمانی کیلئے زندگی بخش جام عنبرین ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں۔ یہ طیور کے دماغ ان کے نخاع انثیین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کیلشیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمین (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے۔ اعضائے رئیسہ اور روح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے۔ آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں۔ یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں۔ جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو۔ یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی اور خاص طور پر انہی کیلئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائے گی۔ عنبرین کے چند روزہ استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور جوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے حقیقی کمزوری انفلوائنزا ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر بھاری رہنا نیند نہ آنا لاغری گردہ ضعف وغیرہ کیلئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ نفیس لذیذ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی ہے۔ اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ للعہ علاوہ محصول ڈاک

خمیرہ زمردی

اس زمردی عنبری جواہری خمیرے میں دل و دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کیلئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اسکے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلا وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک اور فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا۔ قوت بڑھتی طبیعت شاداں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا ہوتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق اضطراب کم طاقتی کیلئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا۔ سینے کا جلنا۔ اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا۔ دماغ کا بھاری رہنا دماغی توحش اور دیگر دماغی عوارض اسکے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ و دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض قے کثرت عطش اور دیگر نسوانی عوارض میں بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی مفید شے ہے۔ جس کو دور حاضرہ کی تمام عالمگیر دماغی ذہنی قلبی تکالیف کیلئے ہم نہایت فخر کے ساتھ بطور تحفہ پیش کرتی ہیں۔ آپ گرم آب و ہوا اور گرم ملک میں رہ کر بھی ہر قسم کی وبائی دماغی قلبی جسمانی امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ خوراک دو ماشہ قیمت فی شیشی جس میں پانچ تولہ دوائی ہوتی ہے تین روپے بارہ آنے (عہ/)

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۰ ستمبر۔ ریاست منڈی اور کلو وغیرہ پہاڑی علاقوں کی پرائیویٹ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اس علاقہ سے چار سو سادھوؤں کا ایک جتھہ لاہور چھاؤنی کے زیر تعمیر بوچڑ خانہ کو رکوانے کے لئے ستیہ آگرہ کرنے کی خاطر آرہا ہے۔ ان میں سادھو۔ بیراگی۔ سنیاسی اور ننگے سادھو بھی ہیں۔

ناگپور ۱۰ ستمبر۔ آنریبل مسٹر مہتہ فنانس منسٹر حکومت سی۔ پی نے آج سی۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی میں صوبہ کا بجٹ پیش کیا۔ آمدنی کا تخمینہ ۴ ر ۴۷ ، ۴ لاکھ روپیہ اور اخراجات کا تخمینہ بھی ۴ ر ۴۷ ، ۴ لاکھ روپیہ بتایا گیا۔ صوبہ کے ذمہ قرضہ کے متعلق انہوں نے کہا کہ قرضہ ۳۸ ر ۳۷۶ لاکھ روپیہ ہے۔ اور پچاس لاکھ روپیہ حال ہی میں لیا گیا ہے۔ مزید اعلان کیا کہ گورنمنٹ ایک تخفیف کمیٹی قائم کرے گی۔

برسلز ۱۰ ستمبر۔ کیبنٹ نے بڑی بھاری کثرت سے بلجیم کے وزیر اعظم وان زی لینڈ پر اعتماد کا ووٹ پاس کیا ہے۔

پیرس ۱۰ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بحیرہ روم کانفرنس کے برطانی اور فرانسیسی ڈیلی گیٹوں میں جو ابتدائی مباحثات ہوئے ہیں ان میں سمندری ڈاکوؤں کے خلاف انسدادی تدابیر کے متعلق اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔

ٹوکیو ۱۰ ستمبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ ایک روس کی گاڑی جو ہوائی جہازوں اور اسلحہ سے لدی ہوئی ہے سیانفو پہنچ گئی ہے۔ سیانفو شینسی (شمال مغربی چین) کا صدر مقام ہے اس علاقہ میں روسی ماہرین چینیوں کو ہوا بازی سکھا رہے ہیں۔

راولپنڈی ۱۰ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر میانوالی کو خیر آباد سے بذریعہ برقیہ اطلاع ملی ہے۔ کہ سندھ میں طغیانی کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے ڈپٹی کمشنر نے تمام آفیسروں کو جن میں تحصیلدار اور ذیلدار بھی شامل تھے مطلع کر دیا ہے تاکہ مناسب انتظامات کئے جا سکیں

لاہور ۱۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسی لینسی وائسرائے جب آئندہ ماہ اکتوبر میں لاہور آئیں گے۔ تو سر فضل حسین میموریل کا سنگ بنیاد رکھیں گے یہ میموریل فنڈ سر شہاب الدین کی صدارت میں شروع کیا گیا۔ اور اس وقت تک ۴۴۸۴۳ روپے ۱۱ آنے جمع ہو چکے ہیں۔ ۷ ہزار روپے کے وعدے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا۔ مگر اس کی تکمیل کے لئے ابھی ۲۵ ہزار روپیہ اور درکار ہے

ایبٹ آباد ۱۰ ستمبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ کل ارکان کابینہ چار گھنٹے تک سیکرٹری اور مختلف محکموں کے ہیڈز سے بجٹ کے سلسلہ میں گفتگو کرتے رہے۔ اور پبلک ورکس پولیس اور ریونیو کے محکموں کے اخراجات میں جو مجوزہ تخفیف کی گئی ہے اس سلسلہ میں حکام کے اعتراضات سنتے رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایبٹ آباد میں وزراء اور سکرٹریوں کے بنگلوں کی تعمیر پولیس کی نئی ملازمتوں اور بعض دیگر معاملات کو غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مجوزہ تخفیفوں کی وجہ سے بجٹ میں بچت دکھائی جائے گی۔

ایبٹ آباد ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانٹیر اسمبلی کے سپیکر ملک خدا بخش صاحب نے کانگرس وزارت کی درخواست پر اپنی تنخواہ میں تخفیف منظور کرلی ہے پہلے انہیں ایک ہزار روپے ماہوار ملا کرتے تھے لیکن اب ۵ صد یا زیادہ سے زیادہ ۷ سو ملا کریں گے۔

شملہ ۱۲ ستمبر۔ پنجاب اتحاد کانفرنس کی سب کمیٹی نے چار اجلاسوں کے بعد مذہبی نیم مذہبی اور سیاسی امور پر آج رات اپنی بحث ختم کر دی ان میں سے دو اجلاس لاہور میں۔ اور دو شملہ میں سر سکندر حیات خان کی صدارت میں منعقد ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سب کمیٹی ہندوؤں۔ سکھوں اور مسلمانوں کے مابین بہت سے متنازعہ امور کے متعلق متفقہ فیصلہ جات پر پہنچ گئی ہے۔ سب کمیٹی نے سیاسی امور کے متعلق ایک ضمنی کمیٹی مقرر کر دی ہے جو لیجسلیچر میں مختلف فرقوں کی نمائندگی کے متعلق متفقہ فارمولا پر مبنی کوئی نیا اور بہتر طریقہ تجویز کرے گی۔ یہ ضمنی کمیٹی میونسپلٹیوں کے انتخابات کے بارہ میں بھی مختلف فرقوں کی نمائندگی کے بہتر اور ترقی پسندانہ طریقہ کے لئے کوئی متفقہ فارمولا تجویز کرے گی۔ اور اپنی سکیمیں اکتوبر کے اختتام تک سب کمیٹی کو پیش کر دے گی۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملازمتوں (سرکاری میونسپل اور دیگر دفاتر میں) میں نمائندگی کے سوال کا فیصلہ وزارت پر چھوڑ دیا جائے۔ جہاں تک مسجدوں کے سامنے باجے کا سوال ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام فرقوں کی عبادت گاہوں کے سامنے نماز یا عبادت کے وقت مقررہ پر باجا نہ بجایا جائے یا اور کوئی مظاہرہ نہ کیا جا سکے۔ دنیا کے مذاہب کے بانیوں اور بزرگوں پر اخبارات اور تقریروں وغیرہ کے ذریعے جو حملے کئے جا سکتے ہوں۔ ان کی روک کی تھام کی جائے۔ اس سلسلے میں گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ موجودہ قانون میں ترمیم کر دے۔

جنیوا ۱۲ ستمبر۔ آج چینی گورنمنٹ کی طرف سے لیگ آف نیشنز کو ایک درخواست دی گئی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ جاپان کو چین پر قبضہ کرنے سے روکا جائے۔ درخواست میں لکھا ہے کہ بغیر کسی اشتعال کے جاپان نے چین پر حملہ کر دیا ہے۔ اس کی پالیسی یہ ہے کہ چین پر قبضہ کر کے ایشیا کو مصیبت میں مبتلا کر دے۔ جاپان نے عورتوں اور بچوں پر بمباری کر کے انتہائی بدتہذیبی کا ثبوت دیا ہے۔ آخر میں لکھا ہے کہ مشرق بعید کے اس واقعہ نے بین الاقوامی مداخلت کا موقع پیدا کر دیا ہے۔ اس لئے لیگ کا فرض ہے کہ حملہ آور کو سزا دینے کے لئے قدم اٹھائے۔ چین نے یہ امید بھی ظاہر کی ہے کہ امریکہ بھی مظلوم کی امداد کو آئے گا۔

پیرس ۱۲ ستمبر۔ آج پیرس میں دو مختلف مقامات پر دو بم پھٹے۔ جن سے دو پولیس مین ہلاک ہو گئے۔ اور عمارتوں کو بہت سا نقصان پہنچا۔

نیورمبرگ ۱۲ ستمبر۔ نائن میں بحیرہ روم کے متعلق برطانیہ، فرانس اور دیگر ممالک میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے متعلق جرمنی کا رویہ بے اعتنائی کا ہے۔ یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ نتائج خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ جرمنی اٹلی کا ساتھ دے گا۔

ٹوکیو ۱۱ ستمبر۔ شہر مکدن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ۲۵ ہزار مسلم فوجیوں نے کمیونسٹ گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کر دی۔ اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ لڑائی کے دوران میں سینکڑوں مسلمان اور کمیونسٹ ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اب باغی ارمچی کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔

شنگھائی ۱۱ ستمبر۔ جاپانیوں نے ووسنگ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ایک قصبہ ینگ ٹانگ پر قبضہ کر لیا ہے چینی حکام نے بھی اس شکست کو اپنے اعلان میں تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن ان کا بیان ہے کہ وہ جوابی حملے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔

بمبئی ۱۲ ستمبر۔ ڈیکرانیکل میں جیبوتی کی ایک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس اطالوی فوج نے جو ایک حبشی سردار کو گرفتار کرنے کیلئے بھیجی گئی تھی۔ سخت شکست کھائی ہے۔ حبشی سردار نے حال ہی میں جرو کے مقام پر ۱۲ پلٹنوں کو ختم کر دیا۔ جن میں ۱۲ ہزار اطالوی شامل تھے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی